السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل ایک ایسے گروہ نے جنم لیا ہے جواپنے ہاں ایک خودساختہ خلیفہ سے بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ خلیفہ برحق کی علامتیں اورشناخت سے آگاہ فرمائیں، نیزبتائیں کہ اس کا تعین کیونکر ممکن ہوسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی خلیفہ کےلئے مندرجہ ذیل علامتوں کاہوناضروری ہے:

1۔ وہ قریشی ہوبشرطیکہ اخلاص کے ساتھ اقامت دین کےلئے سرگرم عمل ہو۔

2۔ جسمانی اورعلمی طورپرانتہائی مضبوط ہو۔

3۔ اللہ تعالیٰ کی حدودکوعملاًنافذکرنے کی اپنے اندرہمت رکھتا ہو۔

4۔ امربالمعروف اورنہی عن المنکر کافریضہ اداکرنے میں بااختیارہو۔

5۔ امت مسلمہ نے اسےاپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازاہو، یعنی وہ خودساختہ نہ ہو۔

ایسا نہیں کہ کسی غیرملک میں بیٹھ کروہ سیاسی پناہ لے لے اوروہاں اپنی خلافت کادعویٰ کردے اوراپنے قریشی ہونے کا اعلان کرکے دیگرممالک میں حصول بیعت کےلئے اپنے نمائندگان مقررکردے تاکہ بغاوت کی فضا سازگار کی جائے اوراس کے مقررکردہ نمایندے شہراوردیہاتوں میں پھیل جائیں اورخودساختہ خلیفہ کی بیعت لیتے پھریں۔ ہمارے نزدیک یہ کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ حکومت وقت کوچاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے نوٹس لے، ایسا کرنارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج اورطریقۂ کار کے خلاف ہے۔ پرفتن حالات میں زندگی بسرکرنے کےلئے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے راہنمائی ملتی ہے، چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ ’’ایسے حالات میں مسلمانوں کی جماعت اوران کے امام سے چمٹے رہنا چاہیے۔‘‘ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کی جماعت اوران کاامام نہ ہوتوکیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: ’’ایسے حالات میں تمام فرقوں سے الگ رہنا، خواہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑیں چباکر ہی گزراوقات کرنا پڑے تاآنکہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔‘‘ [صحیح بخاری، کتاب الفتن، حدیث نمبر: ۷۰۸۴]

حدیث میں ہے کہ جب عبداللہ بن زیاداورمروان بن حکم نے شام میں ‘حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اورخوارج نے بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں کااعلان کیا توابوالمنہال اپنے باپ کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میرے باپ نے ان سے عرض کیا:

اے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ! آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ کس قسم کے اختلاف میں الجھے ہوئے ہیں، ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ نے فرمایا: میں قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں اورمیری ناراضی اللہ کی رضا کےلئے اورمجھے اس ناراضی سے اجرملنے کی امید ہے۔

عرب کے لوگو! تم جانتے ہوتمہارا پہلے کیا حال تھا، تم سب گمراہی میں گرفتارتھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین اسلام اوررسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعے اس بری حالت سے نجات دی، پھرتم مقام عزت پر فائز ہوگئے۔ آج تمہیں اس دنیانے خراب کردیا ہے یہ سب بزعم خویش خلفائے دنیا کےلئے آپس میں دست وگریبان ہیں اورایک دوسرے سے قتال کررہے ہیں۔ [صحیح بخاری، الفتن: ۷۱۱۲]

ان احادیث سے معلوم ہواکہ آج ہمیں کتاب وسنت کے مطابق زندگی بسرکرنی چاہیے۔ جب کبھی حالات سازگارہوجائیں کہ کتاب وسنت کے علمبرداربا ہمی اتحادواتفاق سے کسی بااختیارخلیفہ پر متفق ہوجائیں تواس کی بیعت کے لئے تحریک چلانا مناسب اورباعث اجروثواب ہے۔ لیکن کسی خودساختہ خلیفہ کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں اورنہ ہی کسی نے اسے دیکھا ہے، اس کی خلافت کےلئے بیعت لینا، فضاسازگارکرنا، تحریک چلانا اورحکومتِ وقت کے خلاف ایک کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ [واللہ اعلم بالصواب]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب